بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ تعالیٰ

الصَّومُ لِی وَ اَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا!"

اللہ ربّ العالمین نے اپنے انعام وفضل ورحمت کی جو بارش اہلِ دنیا پر کی ہے، اس میں سب سے بڑا انعام رمضان المبارک کے روزے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔" (البقرۃ: ۱۸۳)

"ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔"

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اتاکم رمضان شھر مبارك فرض اللہ علیکم صیامہ۔" (احمد، نسائی)

"رمضان المبارک آچکا، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیئے ہیں۔"

گو دوسری عبادتیں بھی تزکیۂ نفس، تقویٰ، زہد اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہیں، مگر روزہ تمام خواہشات وشہوات سے روکتا ہے ــــ محبوب ومرغوب اشیاء کو چھڑاتا اور شہوانی وحیوانی قوتوں کو اعتدال پر لاتا ہے، تاکہ نفسِ انسانی سعادتِ اخروی، حیاتِ ابدی و سرمدی اور مسرت وجاودانی حاصل کرنے کے قابل ہو جائے ــــ نفس کشی، جفاکشی، ریاضت اور مجاہدہ کا خوگر ہو ــــ ہمدردی، غمخواری، احسان اور نیک سلوک کی طرف مائل ہو ــــ فقراء ومساکین اور دیگر حاجت مندوں کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا اندازہ کر کے ان کے کام آئے اور کھانا پینا ترک کر کے جسمانی اعضاء (ناک، کان، آنکھ، ہاتھ،

پاؤں وغیرہ) کو شیطانی تسلط سے بچائیے ـــــ اسی لیے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" الصیام جنّۃ وحصن حصین من النّار "

" روزہ ڈھال ہے اور جہنم سے بچاؤ کے لیے ایک مضبوط قلعہ "

یعنی جس طرح ڈھال کا کام تلوار اور دیگر ہتھیاروں کے اثر سے بچانا ہے، اسی طرح روزے کا کام اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکنا ہے، جس کے نتیجہ میں انسان جہنّم سے محفوظ جاتا ہے۔

شریعتِ اسلامیہ میں روزے کی فرضیت کے ذریعہ بندوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں جہانوں کی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ابنِ آدم کی ہر نیکی پر دس سے سات سو گنا تک اضافہ کیا جاتا ہے، مگر روزہ اس قانون سے آزاد ہے۔ چنانچہ اللہ ربّ العزّت فرماتے ہیں :

" الصوم لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہٗ وطعامہٗ من اجلی۔ الحدیث" (متفق علیہ)

" روزہ صرف میرے لیے رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ دار صرف میری رضا کے لیے اپنی خواہشات اور کھانا (پینا) ترک کرتا ہے "۔

نیز فرمایا :

" اذا دخل رمضان فتحت ابواب السّماء (وفی روایۃ) فتحت ابواب الجنّۃ وغلّقت ابواب جھنّم وسلسلت الشّیاطین (وفی روایۃ) فتحت ابواب الرّحمۃ "۔ (متفق علیہ)

" جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ) جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، نیز شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں (جب کہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی) رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

یعنی یہ ایسا بابرکت مہینہ ہے کہ اس میں رحمتِ الٰہی کا پیہم نزول ہوتا ہے۔ بندگانِ الٰہی کے اعمال بلا روک ٹوک رب کے حضور پہنچائے جاتے ہیں، مومنوں کی دعائیں اور

نیکیاں قبولیت داجابت کے درجے کو پہنچتی ہیں، انہیں اعمالِ صالح اور کارِ خیر کی توفیق ملتی ہے، معصیت وگناہ سے بچنے کے لیے مدد اور قوت ملتی ہے۔

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من صام رمضان ایمانًا واحتسابًا غفرلہٗ ماتقدّم من ذنبہٖ ومن قام رمضان ایمانًا واحتسابًا غفرلہٗ ماتقدّم من ذنبہٖ ومن قام لیلۃ القدر ایمانًا واحتسابًا غفرلہٗ ماتقدّم من ذنبہٖ۔" (متفق علیہ)

"جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور جو شخص اس کی راتوں میں قیام کرتا (یعنی نفل نوافل پڑھتا) ہے، اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ یہی حال لیلۃ القدر میں قیام کرنے والے کا ہے کہ اس کے بھی تمام سابقہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔"

لیلۃ القدر وہی مبارک رات ہے، جس میں قرآنِ مجید لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا، اسی رات کے بارے ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔" (القدر : ۳)

یعنی لیلۃ القدر کا قیام و عبادت ہزار مہینے (۸۳ سال ۴ مہینے) کی عبادت سے افضل ہے۔

اسی رات کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق (یعنی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹- ان پانچ راتوں) میں تلاش کرو۔ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان راتوں میں رحمتِ الٰہی کا طلب گار رہے اور اللہ رحمان و رحیم و کریم کے سامنے سربسجود ہو کر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ یہ دعاء پڑھے :

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔"

"اے اللہ، تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، مجھے معاف فرما دے!"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بہ نسبت دوسرے دنوں کے بہت زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے :

"ھو شھر الصّبر والصّبر ثوابہ الجنّۃ وشھر المواساۃ۔ الحدیث"

"رمضان صبر کا مہینہ ہے، جب کہ صبر کا ثواب جنّت ہے۔ اور یہ ہمدردی و خیر خواہی کا مہینہ ہے۔"

روزے کا مقصد تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔ روزہ نفس کو اخلاقِ رذیلہ و خصائلِ ناپسندیدہ سے پاک کر کے انسان کو عمدہ اخلاق اور نیک عادات سے مزیّن کرتا ہے۔ حرص، طمع، لالچ، غیبت، چغلی، حسد، کینہ، ریا، عداوت، خیانت، بغض، جھوٹ، وعدہ خلافی، دھوکا فریب، نظرِ بد، جاہلانہ باتوں اور بُری عادتوں سے کلیتہً اجتناب کی تعلیم دیتا ہے۔ صرف کھانا پینا ترک کر دینا ہی روزے کی غرض و غایت نہیں ہے، بلکہ اس کا اصل مقصد تطہیرِ نفس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من لم یدع قول الزّور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدّع طعامہٗ وشرابہٗ" (صحیح بخاری)

"جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جاہلیت کے کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کر دے۔"

جس طرح روزہ بہت بڑے اجر کا باعث ہے، اسی طرح بلا عذرِ شرعی روزہ چھوڑ دینا بہت بڑے خسارہ کا سبب بھی ہے — آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے :

"من افطر یومًا مّن رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدّھر کلّہ وان صام" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

"یعنی جو شخص رمضان کا ایک روزہ بغیر شرعی رخصت (یعنی مرض اور سفر) کے چھوڑ دے، وہ اگر تمام عمر بھی روزہ رکھتا جائے تو اس کی قضاء پر قادر نہیں ہوگا۔"

الغرض، رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں، برکتوں اور شفقتوں کا مہینہ ہے — خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینہ کی سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھرتے ہیں — اللّٰھمّ وفّقنا لما تحبّ وترضیٰ۔ آمین !